١٨٠١٦
٩١/١٠/٨

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب حضرت مفتی اعظم تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم (پاکستان)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔

اختلاف مطالع کے سلسلہ میں علماء کرام ومفتیان عظام کیا فرماتے ہیں؟ کیا ایسے ملکوں میں اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے گا، جہاں قمری ایام مساوی ہوں؟

جبکہ حضرت مفتی برہان الدین سنبھلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''رویت ہلال کا مسئلہ'' میں اختلاف مطالع کا ذکر کرتے ہوئے رقم کرتے ہیں: ''مقام رویت سے اتنے دور مقام پر کہ جہاں چاند کی تاریخوں میں ایک دن یا اس سے زیادہ کا فرق عادۃ (اکثر) نہ ہوتا ہو، وہاں شرعی طریقہ پر رویت کا ثبوت فراہم ہو جانے کے بعد حکم رویت لازم ہو سکتا ہے۔ چوں کہ ہندوپاک کے اکثر حصوں (اسی طرح دوسرے بعض قریب ترین ملکوں) کے درمیان عام طور پر چاند کی تاریخوں میں ایک دن کا فرق بھی اکثر نہیں ہوتا، اس لیے ان قریبی ملکوں یا ان کے شہروں میں کسی جگہ رویت ہو جانے کے بعد ان ملکوں کے دوسرے تمام حصوں میں (شرعی ثبوت مل جانے کے بعد) رویت کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے''۔

اسی طرح حضرت علامہ شبیر عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تالیف ''فتح الملہم'' میں اختلاف مطالع کی تعیین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ینبغي أن یعتبر اختلافها أن لزم التفاوت بین البلدتین بأکثر من یوم واحد لأن النصوص مصرحة بکون الشهر تسعة وعشرین أو ثلاثین فلا تقبل الشهادة ولا یعمل بها فیما دون أقل العدد ولا في أزید من أکثره". (فتح الملہم شرح مسلم۔ ص ۱۱۳، ج ۳)

اس مذکورہ بالا مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے چند سوالات سامنے آتے ہیں:

(۱) گزشتہ عید کے موقع پر ہندوپاک میں اختلاف مطالع کا پایا جانا شرعی نقطۂ نظر سے کس طرح درست ہے؟

(۲) موجودہ زمانے میں کتنی مسافت پہ اختلاف مطالع ممکن ہے؟

(۳) کیا کسی ملک کے بعض علاقوں میں بھی اختلاف مطالع ممکن ہے؟ جبکہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں تصدیق ہلال کے باوجود بھی اس کا اعتبار نہیں کیا گیا۔

(۴) رویت ہلال کو لے کر ہندوستانی ہلال کمیٹی نے جو فیصلہ کیا، اس پر حضور والا کا کس قدر اتفاق ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

ان مذکورہ مسائل کو لے کر کئی دنوں سے بے چینی ہے، امید ہے کہ حضرت والا ان سوالات کا مدلل ومحقق جواب ارسال فرمائیں گے۔ شکر گزار رہوں گا۔

والسلام

یکے از طالب علم
سالم برجیس
لکھنؤ انڈیا

+917786808467

salimbirjees7786@gmail.com

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ٩٧/٢١٧٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

﴿۲،۱﴾......اختلاف مطالع کیلئے مستقل طور پر حدود متعین نہیں کی جاسکتیں کہ ہر ماہ ان حدود میں مطلع ایک رہے اوردوسرے علاقوں میں مطلع مختلف ہو۔بلکہ ہر ماہ یہ حدود بدلتی رہتی ہے،اورایک قوس کی شکل میں اتحاد مطلع اوراختلاف مطلع کوواضح کیا جاتا ہے،اس مقصد کے لئے بعض مسلمان ماہرین فن نے ایسے سافٹ ویئر بنائے ہیں جن کی مدد سے معلوم ہوسکتا ہے کہ فلاں مہینے میں کون کون سے علاقوں کا مطلع ایک ہوگا۔

گزشتہ عید کے موقع پر ہندوستان اور پاکستان کا مطلع ایک تھا،دونوں جگہ دوربین کی مدد سے چاند دیکھنا ممکن تھا۔

﴿۳﴾......جی ہاں ایک ملک میں بھی اختلاف مطالع ممکن ہے۔

﴿۴﴾......اس سال عیدالفطر کے موقع پر ہندوستانی اور پاکستانی ہلال کمیٹی نے جو فیصلے کئے ہیں ،شرعی اعتبار سے دونوں درست ہیں،کیونکہ اگر قاضی کے پاس چاند دیکھنے کے گواہ نہ آئیں،یا گواہ تو آئیں لیکن وہ قاضی کی رائے میں قابل اعتبار نہ ہوں،یا خارجی قرائن کی وجہ سے قاضی کو شرح صدر نہ ہو اور وہ ان شہادتوں کو رد کردے اور عید نہ ہونے کا اعلان کردے تو شرعا درست ہے۔اوراگر قاضی کو گواہوں پر اعتماد ہو اور وہ شہادت قبول کر کے عید کا اعلان کردے تو شرعا یہ بھی درست ہے،کیونکہ یہ اجتہادی مسئلہ ہے۔اس میں دونوں طرف گنجائش ہوتی ہے۔لہذا ہندوستان میں اگر قاضی کے پاس شہادتیں موصول نہیں ہوئیں یا موصول تو ہوئیں لیکن ان کو اطمینان نہیں ہوا،اورانہوں نے عید کا اعلان نہیں کیا تو شرعی اعتبار سے یہ اعلان درست تھا۔اور پاکستان میں رویت کی شہادتیں موصول ہوئیں،اور ہلال کمیٹی نے اطمینان حاصل کرنے کے بعد عید کا اعلان کیا تو شرعی اعتبار سے یہ اعلان بھی درست ہے۔کسی پر نکیر نہیں ہوسکتی۔واللہ اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۲رشوال المکرم ۱۴۴۱ھ

۴رجون ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
۱۲/۱۰/۱۴۴۱ھ
06-06-2020ء

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۹۷/۲۱۷۹
۱۲/۱۰/۱۴۴۱
۲۰۲۰/۶/۴

مفتی